08334

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۹۰۲/۱۲

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں:۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

① برما میں مسلمانوں کیلئے شناختی کارڈ بنوانا بہت مشکل ہے۔ مذھب کے خانہ میں "مسلمان" لکھ کر شناختی کارڈ بنوانے میں بہت زیادہ پیسے لگتے ہیں اور برما کے بعض علاقوں میں تو زیادہ پیسوں کے ذریعے سے بھی شناختی کارڈ نہیں بنتا، وہاں شناختی کارڈ بنوانے کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ مذھبی خانہ میں اپنے آپ کو "بدھسٹ" لکھوایا جائے، البتہ شناختی کارڈ کی جگہ "تصدیق نامہ" مل جاتا ہے جو صرف اندرونِ ملک سفر کیلئے کام آتا ہے، بیرونِ ملک سفر کیلئے یہ تصدیق نامہ کارگر نہیں ہوتا، بلکہ شناختی کارڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِن مشکلات کے پیشِ نظر برما میں کسی مسلمان کیلئے مذھبی خانہ میں اپنے آپ کو بدھسٹ لکھوانے کی شریعت کی طرف سے گنجائش ہے یا نہیں؟ (جبکہ اُسکے دل میں دینِ اسلام کی حقانیت اور دیگر ادیان کی باطلیت رچی بسی ہو۔)

② اگر اس طرح لکھوانے سے کافر ہو جاتا ہے تو کوئی شخص تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کے بعد اُس شناختی کارڈ کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ ضرورت کے موقع پر اُسکو دکھا سکتا ہے یا نہیں؟ اس سے کفر پر رضامندی تو لازم نہیں آتی؟ واضح رہے کہ مذہبی خانہ کو تبدیل کروانا گویا شناختی کارڈ کو منسوخ کروانا ہے۔

③ بعض نومسلم اشخاص ایسے ہوتے ہیں، جنھوں نے حالتِ کفر میں شناختی کارڈ بنوائے تھے، ظاہر ہے کہ ان کے شناختی کارڈ کے مذھبی خانہ میں بدھسٹ لکھا ہوا ہوتا ہے، اب اسلام لانے کے بعد ان کیلئے مذکورہ شناختی کارڈ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی: محمد کریم اللہ رنگونی

نوٹ:۔ جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں: پتہ - احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
03161123794

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

جوابات سے پہلے بطورِ تمہید یہ جاننا ضروری ہے کہ قرآن وحدیث کی رُو سے ایک مسلمان کیلئے اپنے آپ کو بڈھسٹ (گوتم بدھ کو خدا ماننے والا) یا کافر لکھنا یا زبان سے کہنا جائز نہیں ہے اگرچہ اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہو ، البتہ اگر کسی خاص موقع پر اپنے آپ کو بڈھسٹ یا کافر نہ لکھنے یا زبان سے نہ کہنے کی صورت میں اپنی ہلاکت کا یا کسی عضو کے تلف ہو جانے کا یقین یا ظنِ غالب ہو اور اسکے علاوہ خلاصی کا کوئی دوسرا راستہ بھی نہ ہو تو اِس صورت میں اپنی جان کی حفاظت کی خاطر اپنے آپ کو بڈھسٹ یا کافر لکھنے یا زبان سے کہنے کی شرعاً رخصت ہے بشرطیکہ دل ایمان پر پوری طرح مطمئن ہو۔

(1)۔۔۔ مسئولہ صورت میں سوال میں ذکر کردہ مشکلات ایسی نہیں ہیں کہ جن کی وجہ سے ہلاکت کا یا کسی عضو کے تلف ہو جانے کا یقین یا ظنِ غالب ہو، لہذا برما میں کسی مسلمان کیلئے شناختی کارڈ بنوانے کیلئے مذہبی خانہ میں اپنے آپ کو بڈھسٹ لکھنا جائز نہیں ہے اگرچہ اُس کا دل ایمان پر پوری طرح مطمئن ہو۔

لمافي أحكام القرآن للجصاص – (5 / 13)

قال أخذ المشـــركون عمارا وجماعة معه فعذبوهم حتى قاربوهم في بعض ما أرادوا فشـكا ذلك إلى رسـول الله ص – قال كيف كان قلبك قال مطمئن بالإيمان قال فإن عـادوا فعد قـال أبو بكر هذا اصـــل في جواز إظهـار كلمة الكفر في حـال الإكراه **والإكراه المبيح لذلك هو أن يخاف على نفســـه أو بعض أعضـــائه التلف إن لم يفعل ما أمره به** الخ

وفي الفتاوى الهندية – (2 / 283)

رجل كفر بلســانه طائعا، وقلبه مطمئن بالإيمان يكون كافرا ولا يكون عند الله مؤمنا كذا في فتاوى قاضي خان.

وفي تنقيح الفتاوى الحامدية – (2 / 163)

وَفِي الْعِمَادِيَّةِ **مُسْلِمٌ قَالَ أَنَا مُلْحِدٌ يَكْفُرُ لِأَنَّ الْمُلْحِدَ كَافِرٌ** ا هـ.

وفى حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (4 / 224)

(قوله والطوع) أي الاختيار احترازا عن الإكراه ودخل فيه الهازل كما مر لأنه يعد مستخفا لتعمده التلفظ به، وإن لم يقصـد معناه وفي البحر عن الجامع الأصـغر: **إذا أطلق الرجل كلمة الكفر عمدا، لكنه لم يعتقد الكفر** قال بعض أصحابنا:

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

لا يكفر لأن الكفر يتعلق بالضمير ولم يعقد الضمير على الكفر، وقال بعضهم:
يكفر وهو الصحيح عندي لأنه استخف بدينه. اهـ.

وفي الهداية في شرح بداية المبتدي - (3 / 274)

قال: "وإن أكره على الكفر بالله تعالى والعياذ بالله أو سب رسول الله صلى الله عليه وسلم بقيد أو حبس أو ضرب لم يكن ذلك إكراها حتى يكره بأمر يخاف منه على نفسه أو على عضو من أعضائه" لأن الإكراه بهذه الأشياء ليس بإكراه في شرب الخمر لما مر، ففي الكفر وحرمته أشد وأولى وأحرى.

(3.2)۔۔۔ مسئولہ صورت میں احتیاط کے طور پر تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کرنے کے بعد مسلمانوں اور نو مسلموں کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ وہ ایسا شناختی کارڈ بنوائیں جس کے مذہبی خانہ میں مسلمان لکھا ہوا ہو۔البتہ اگر ایسا شناختی کارڈ بنوانے میں بہت زیادہ مشکلات پیش آ رہی ہوں اور کسی جگہ قومی شناخت بتانے کیلئے پرانا شناختی کارڈ (جس کے مذہبی خانہ میں بدھسٹ لکھا ہوا ہو) دِکھانے کی ضرورت پیش آ جائے تو اِس صورت میں قومی شناخت بتانے کیلئے پرانا شناختی کارڈ دِکھانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے بشرطیکہ اِس دِکھانے سے اپنی قومی شناخت بتانا مقصود ہو، مذہب کا اظہار مقصود نہ ہو۔

لمافي الفتاوى الهندية - (2 / 283)

ما كان في كونه كفرا اختلاف فإن قائله يؤمر بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذلك بطريق الاحتياط، وما كان خطأ من الألفاظ، ولا يوجب الكفر، فقائله مؤمن على حاله، ولا يؤمر بتجديد النكاح والرجوع عن ذلك كذا في المحيط.

وفي الأشباه والنظائر - (1 / 39)

القاعدة الثانية : الأمور بمقاصدها.........وله نظائر كثيرة في ألفاظ التكفير كلها ترجع إلى قصد الاستخفاف به.......وكتابة اسم الله تعالى على الدراهم :إن كان بقصد العلامة لا يكره وللتهاون يكره...... واللہ اعلم بالصواب

محمد زبیر عفااللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰/ذوالقعدہ/۱۴۳۸ھ

۲۳/اگست/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

۱۰/۱۱/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

احقر محمد اشرف عفا اللہ عنہ

۱۰/۱۱/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء

مفتی

Scanned by CamScanner